ہو۔ ہدیوں کو کھلے عام دینے کی روایت کی بجائے انفرادی طور پر رازدارانہ طریقے سے شادی سے پہلے دے دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ تاہم کھلے طریقے پر دینے کی بھی ممانعت نہیں ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اخلاص ہو اور عوض کی طلب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسے لوگوں کی مساعی کو قبول فرمائے اور اصلاح کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے اسے کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ (عبد المالک)۔

ناروا پابندیاں اور طلاق

اچھے بھلے دین دار گھرانوں میں یہ مثالیں مل جاتی ہیں کہ شوہر بیوی کو پابند کر دیتا ہے کہ وہ اپنے والدین سے یا بھائیوں سے میل ملاپ نہ رکھے۔ بعض کسی ناخوش گوار واقعہ کی بنیاد پر حکم لگا دیتے ہیں کہ فلاں سے ملیں تو تین طلاق ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

اسلام میں صلہ رحمی کی خصوصی تاکید کی گئی ہے، اور اسے قرب الٰہی اور تعلق باللہ کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک مومن اور مسلمان کے لیے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ نمازیں پڑھے، روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور حج کے لیے جائے۔ وہاں اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ شفقت اور رحم کے ساتھ پیش آئے۔ "رحمٰن، رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے"۔ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اسی لیے اللہ کو تمام مخلوق سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ احسان سے پیش آئے"۔ پھر عام مخلوق، عامۃ الناس، عامۃ المسلمین اس سے حسن سلوک کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آپ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کرو، آپ کہہ دیجیے جو بھی خرچ کریں، وہ والدین، قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بے شمار ارشادات میں سے صرف دو ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

عائشہؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے، رحم عرش کو پکڑے اس کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ کہتی ہے جس نے مجھ سے تعلق رکھا اللہ اسی سے تعلق رکھے گا اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا اللہ اس سے قطع تعلق کرے گا۔ ایک دوسری روایت میں حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا یَدخل الجنّۃَ قَاطِع" قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔

کسی مسلمان سے عموماً اور قرابت داروں سے خصوصاً کسی شرعی وجہ کے بغیر قطع تعلق ممنوع ہے، ناجائز ہے اور اسلام اس قسم کی قطع تعلقی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ الا یہ کہ خود شریعت ہدایت کرے کہ فلاں طرح کے آدمی سے میل جول، اور ہمدردی اور تعلق نہ رکھو مثلاً کفار اور مشرکین اور فساق و فجار سے موالات، دلی دوستی جائز نہیں ہے اور ان سے تعلقات کے لیے شریعت نے حدود مقرر کر دی